23280 ـ تقليد اور دليل كى اتباع، اور كيا ابن حزم حنبلى تھے ؟

سوال

يہ كيسے ممكن ہے كہ آئمہ اربعہ ميں سے كسى ايك كى اتباع كرتے ہوئے مقلد نہ ہو ؟
ميں يہ سوال اس ليے كر رہا ہوں ميں نے ابن حزم كى سيرت پڑھى كہ وہ امام احمد كے مذہب كى اتباع كرتے تھے ليكن مقلد نہيں تھے، برائے مہربانى اس كى وضاحت فرمائيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

مذاہب كى اتباع كرنے والے ايك ہى درجہ پر برابر نہيں بلكہ ان ميں مجتھد بھى ہيں، اور مقلد بھى جو مذہب ميں كوئى مخالفت نہيں كرتا.

چنانچہ بويطى، اور مزنى اور نووى اور ابن حجر رحمہم اللہ يہ سب امام شافعى كى متبعين ميں سے ہيں ليكن يہ مجتھد ہيں اور جب ان كے پاس دليل ہو تو يہ اپنے امام كى مخالفت كرتے ہيں، اور اسى طرح ابن عبد البر مالكيہ ميں سے ہيں ليكن اگر صحيح چيز امام مالك كے علاوہ كسى اور كے پاس ہو تو وہ امام مالك رحمہ اللہ كى مخالفت كرتے ہيں.

احناف كے كبار آئمہ كے بارہ ميں بھى يہى ہے مثلا ابو يوسف اور امام محمد الشيبانى، اور اسى طرح حنابلہ كے آئمہ بھى مثلا ابن قدامہ اور ابن مفلح وغيرہ.

طالب علم كا كسى مسلك اور مذہب پر زانوے تلمذ طے كرنے كا مطلب يہ نہيں كہ وہ اس مسلك سے نكل ہى نہيں سكتا، بلكہ جب اس كے ليے دليل واضح ہو جائے تو وہ اس دليل پر عمل كرے، دليل كو ديكھ كر بھى مسلك اور مذہب سے باہر وہى شخص نہيں جاتا جس كے دين كى حالت پتلى ہو، اور اس كى عقل ميں كمى ہو، اور وہ متعصبين ميں سے ہو.

كبار آئمہ كرام كى وصيت ہے كہ طالب علم كو بھى وہيں سے لينا اور اخذ كرنا چاہيے جہاں سے انہوں نے خود اخذ كيا اور ليا ہے، اور جب ان كا قول نبىكريم صلى اللہ عليہ وسلم كى حديث كے خلاف ہو تو اسے ديوار پر پٹخ ديں.

ابو حنيفہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" یہ میری رائے ہے، اور جو کوئی بھی میری رائے سے اچھی اور بہتر رائے لائے ہم اسے قبول کرینگے "

اور امام مالك رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میں تو ایك بشر ہوں غلطی بھی کرتا ہوں اور صحیح بھی اس لیے میرا قول کتاب و سنت پر پیش کرو "

اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب حدیث صحیح ہو تو میرا قول دیوار پر پٹخ دو، اور دلیل راہ میں پڑی ہوئی دیکھو تو میرا قول وہی ہے "

اور امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نہ تو میری تقلید کرو، اور نہ مالك کی تقلید کرو، اور نہ شافعی اور ثوری کی، اور اس طرح تعلیم حاصل کرو جس طرح ہم نے تعلیم حاصل کی ہے "

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

" اپنے دین میں تم آدمیوں کی تقلید مت کرو، کیونکہ ان سے غلطی ہو سکتی ہے "

اس لیے کسی کے لیے بھی کسی معین امام کی تقلید کرنا صحیح نہیں جو اپنے اقوال سے باہر نہ جاتا ہو، بلکہ اس پر واجب ہے کہ اسے لے جو حق کے موافق ہو چاہے وہ اس کے امام سے ہو یا کسی اور سے ملے "

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لوگوں میں سے کسی شخص پر کسی ایك شخص کی بعینہ تقلید کرنا صحیح نہیں کہ جو وہ حکم دے اور جس سے منع کرے اور جسے مستحب کہے اس کی مانی جائے، یہ حق صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے، اب تك مسلمان علماء کرام سے دریافت کرتے رہتے ہیں، کبھی اس کی اور کبھی اس کی بات مان لیتے اور تقلید کرتے ہیں.

جب مقلد کسی مسئلہ میں تقلید کر رہا ہے اور وہ اسے اپنے دین میں زیادہ صحیح دیکھتا، یا قول کو زیادہ راجح سمجھتا ہے تو یہ جمہور علماء کے اتفاق سے جائز ہے، اسے کسی نے بھی حرام نہیں کہا، نہ تو امام ابو حنیفہ، اور نہ ہی مالك اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ نے"

دیکھیں: مجموع الفتاوی (23 / 382).

اور شیخ علامہ سلیمان بن عبد اللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بلکہ مومن پر حتماً فرض ہے کہ جب اسے کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے اور اس کے معنی کا علم ہو جائے چاہے وہ کسی بھی چیز میں ہو اس پر عمل کرے، چاہے وہ کسی کے بھی مخالف ہو، ہمارے پروردگا تبارك و تعالی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی حکم دیا ہے، اور سب علاقوں کے علماء اس پر متفق ہیں، صرف وہ جاہل قسم کے مقلدین اور خشك لوگ، اور اس طرح کے لوگ اہل علم میں شامل نہیں ہوتے "

جیسا کہ اس پر ابو عمر بن عبد البر وغیرہ نے اجماع نقل کیا ہے کہ یہ اہل علم میں سے نہیں "

دیکھیں: تیسیر العزیز الحمید (546).

اس بنا پر کوئی حرج نہیں کہ مسلمان شخص کسی معین مذہب اور مسلك کا تابع ہو، لیکن جب اس کے لیے اس کے مذہب کے خلاف حق واضح ہو جائے تو اس کے لیے حق کی اتباع کرنا واجب ہو گی.

دوم:

رہا ابن حزم رحمہ اللہ کا مسئلہ تو وہ امام اور مجتھد تھے اور وہ تقلید کو حرام قرار دیتے ہیںن اور وہ کسی ایك امام کے بھی تابع اور پیروکار نہ تھے، نہ تو امام احمد کے اور نہ ہی کسی دوسرے امام کے، بلکہ وہ اپنے دور اور اب تك کے اہل ظاہر کے امام تھے، ہو سکتا ہے ان کو امام احمد کی طرف منسوب کرنا (اگر یہ صحیح ہو) عقیدہ اور توحید کے مسائل میں ہے، اس پر کہ اس کے ہاں اسماء و صفات میں بہت ساری مخالفات پائی جاتی ہیں.

ابن حزم کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لیے سیر اعلام النبلاء (18 / 184 ـ 212) کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .